'اہل کتاب صحابہ وتابعین' اور 'تبع تابعین' (اول) مشہور ہوئیں۔ بعد میں دینی تعلیم کا ایک ادارہ 'جامعۃ الرشاد' کے نام سے قائم کیا اور ماہ نامہ الرشاد کے نام سے ایک علمی مجلہ جاری کیا۔ فقہ میں آپ کا علمی کام معیاری اور قابل قدر ہے۔ اسلامی فقہ (تین جلدیں) فتاویٰ عالم گیری اور اس کے مؤلفین، فقہ اسلامی اور دور جدید کے مسائل، اجتہاد اور تبدیلیٔ احکام اور اسلام کے بین الاقوامی اصول وتصورات آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، اسلامک فقہ اکیڈمی، ملی کونسل، دینی تعلیمی کونسل جیسے اداروں کے تحت وہ عملی میدان میں بھی بہت سرگرم تھے۔ ان کے صاحب زادے ڈاکٹر عبداللہ عمار رشادی نے ان کی یاد میں ایک علمی وتحقیقی ادارہ مولانا مجیب اللہ ندوی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نام سے قائم کیا ہے۔ اس کے زیر اہتمام مولانا کی حیات وخدمات پر مارچ ۲۰۱۲ء میں ایک دو روزہ سمینار دارالمصنفین کیمپس میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں پیش کردہ مقالات کا مجموعہ زیر نظر کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

یہ مجموعہ فاضل مرتب کے دیباچہ اور خطبۂ استقبالیہ، مولانا سید محمد رابع ندوی ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے پیغام، مولانا محمد نظام الدین امیر شریعت، امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے تاثرات اور مولانا عزیز الحسن صدیقی مہتمم مدرسہ دینیہ غازی پور کے کلیدی خطبہ کے علاوہ تینتیس (۳۳) مقالات پر مشتمل ہے۔ مقالہ نگاروں میں ملک کے معروف اہل قلم شامل ہیں، مثلاً پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی، پروفیسر محسن عثمانی، ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی ندوی، مولانا نعیم الدین اصلاحی، پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی، ڈاکٹر محمد عتیق الرحمن، ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی، مولانا محمد عمر اسلم اصلاحی، مولانا محمد عارف عمری وغیرہ۔ ان حضرات نے مولانا کی علمی ودینی، ملّی، تعلیمی اور دیگر خدمات پر روشنی ڈالی ہے، ان کی تصانیف کا تعارفی مطالعہ اور تجزیہ کیا ہے اور معاصر شخصیات اور دینی وملی اداروں سے ان کے ربط وتعلق کا ذکر کیا ہے۔ آخر میں سمینار کی اجمالی رپورٹ اور اس میں منظور کردہ تجاویز کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

اس مجموعۂ مقالات کی صورت میں مولانا مجیب اللہ ندوی کی علمی ودینی خدمات پر اچھا مواد جمع ہو گیا ہے۔ امید ہے، آئندہ ان پر تحقیقی کام کرنے والوں کو اس سے بھرپور مدد ملے گی۔

(م-ر)

عرب و ہند کی علمی و ادبی خدمات (مجموعۂ مقالات) ڈاکٹر محمد عتیق الرحمان

ملنے کا پتا: مرکز تحقیقات اسلامی گلشن عتیق نیو عظیم آباد کالونی، پٹنہ، سن اشاعت، ۲۰۱۳ء، صفحات: ۳۰۰

یہ کتاب اصلاً مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس میں شامل چند اہم مقالات یہ ہیں:

عباسی عہد میں عربی نعت نویسی، جدید عربی شاعری میں جب ایمان کی بہار آئی، ۱۹۵۲ء کے بعد مصر کی سماجی ناول نگاری، عربی ادبیات میں علمائے ہند کی چند اہم خدمات (مخطوطات کی روشنی میں)، نواب صدیق حسن خاں اور ان کی نعت نویسی، شیخ عبدالعزیز میمنی علم و تحقیق کی روشنی میں، ہندوستان میں عربی زبان کے ادبی نصوص کی تدوین و تحقیق، مولانا مناظر احسن گیلانی کی النبی الخاتم - سیرت اور ادب و انشاء کی روشنی میں، مخطوطہ شناسی - کیوں اور کیسے؟ عرب و ہند تعلقات کے فروغ میں مخطوطات حدیث کا رول اور موجودہ عرب و ہند تعلقات کے فروغ میں ترجمے کی ضرورت و اہمیت۔ مقالات کا یہ مجموعہ بظاہر غیر مربوط ہے، مگر موضوعات کے تنوع اور اعلیٰ تحقیقی معیار کی وجہ سے کافی مفید اور کارآمد ہے۔ فاضل مقالہ نگار معروف عالم دین اور صاحب قلم ہیں اور ملک کے ایک مؤقر ادارے خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ سے کافی عرصہ وابستہ رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کی نظر وسیع ہے اور تحقیقات میں گہرائی و گیرائی پائی جاتی ہے۔ اس کے سبب یہ مجموعہ قابل قدر ہے۔ یہ مقالات موصوف نے ملک کے مختلف علمی و ادبی سمیناروں میں پیش کیے تھے۔ ان کی افادیت کے پیش نظر انھیں کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ عربی لغت نویسی میں عربوں کے تذکرے کے ساتھ بعض جیّد علماء ہند کا تذکرہ اور ان کی ادبی خدمات عرب ممالک اور ہندوستان کے درمیان ثقافتی روابط کی استواری کا کام کرتی ہیں۔ دیگر مقالات بھی عمدہ اور تحقیقی رنگ لیے ہوئے ہیں۔ محمد حسین ہیکل اور منشی پریم چند کا تقابلی مطالعہ بھی عمدہ کوشش ہے۔ مولانا آزاد بلگرامی کے حوالے سے ہندی ادب کا مطالعہ، نواب صدیق حسن خاں کی لغت نویسی اور خدا بخش خاں کی علمی و ادبی دلچسپی جیسے مضامین نے مجموعہ کو اور قیمتی بنا دیا ہے۔ مجموعی طور پر کتاب قابل مطالعہ ہے اور علمی و ادبی ذوق کے فروغ کے لیے مفید ہے۔

(محمد جرجیس کریمی)